

## وسطی ایشیا کی اہم شخصیت "الشیخ الرئیس ابن سینا"

تحریر: ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر، استاذ الحدیث ولفقہ، ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب، لاہور

مسلمانوں میں جن لوگوں نے یونانی علوم و معارف میں بالعموم اور ارسطو کے ذمہ دار حکمت و دانش سے بالخصوص غیر معمولی مہارت و عبور حاصل کیا اور ان میں اسلامی فکر کی جھلک پیدا کی ان میں سرفہرست تین شخصیتیں ہیں: (۱) کندی (۲) فارابی (۳) ابن سینا (بوعلی سینا) یہ وہ عظیم فکری شخصیت ہے جس نے اپنی صلاحیت اور قابلیت سے دنیا نے دانش کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ اس نے نہ صرف قدیم یونانی علوم و معارف پر گراں قدر تصانیف یادگار چھوڑیں بلکہ ان علوم میں اپنی طرف سے اس نے کچھ اضافے بھی کیے جن پر ابن رشد نے احتجاج بھی کیا ہے اور کہا ہے کہ ارسطو کی تصانیف میں ان کا سراغ نہیں ملتا۔ فلسفہ و طب کی دنیا میں صدیوں اس کے خیالات و افکار کی گونج سنائی دیتی رہی۔ اس کی تصانیف جہاں مشرق میں مقبول ہوئیں وہاں نہ صرف مغرب میں ہاتھوں ہاتھ لی گئیں بلکہ مغرب کی تعمیر نو کے سلسلہ میں ان سے بے حد استفادہ بھی کیا گیا۔ اسلامی فلسفہ و دانش اور فکر و ذہن کی تابانیوں میں اس کا وہی مقام ہے جو یونانی علوم و معارف میں ارسطو کا تھا، یہی وجہ ہے کہ اس کو جامع العلوم فلسفی طبیب، ریاضی دان اور فکری، دنیا نے اسلام کا شہرہ آفاق سائنس دان ہونے کے ناطے شیخ الرئیس (یعنی تاجدار علم و حکمت) اور ارسطو اسلام کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (۱)

بوعلی سینا نے اپنی صلاحیت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے:

لما عظمت فلیس مصر واسعی لما غلا ثمنی عدمت المشتوی (۲)

(ترجمہ) جب میں بڑا آدمی بنا تو اب دنیا میں میرے لئے کوئی جگہ نہیں اور جب میری قیمت بڑھی خریدار کوئی نہیں۔

اس کا نام نامی ابوعلی الحسین بن عبداللہ بن سینا ہے۔ مغربی دنیا میں اس کا نام ایوی سینا (Avicenna) سے معروف ہے۔ بلخ کا رہنے والا تھا (۳۷۰ھ/۹۸۰ء میں پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ یہی صرف نہیں بلکہ پندرہ برس کی عمر

میں منطقی، ہندسہ، طبیعیات اور طب وغیرہ سے اس نے فراغت حاصل کر لی۔ براہ راست عملی طور پر علاج و معالجہ کا بھی سلسلہ جاری رکھا۔ اس کے مطالعہ کے بہترین اوقات رات کے پریسکون لمحے تھے جس میں کہیں شور و غل سنائی نہیں دیتا۔ یہ اپنے دوستوں کے ساتھ بحث و محیص کیا کرتا اور علمی مذاکرہ کا سلسلہ جاری رکھتا۔

۴۲۸ھ میں ابن سینا قونج کی بیماری سے فوت ہوئے۔ اٹھاون برس کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی وفات پر بعض نے کہا:

رایت ابن سینا یعادى الرجال وبالجبس مات اخس الممات

فلم یشف مالہ بالشفاء ولم ینج من موتة بالنجاة (۳)

فلسفہ و حکمت صرف ایک ہی علم نہیں بجائے خود تہذیب و تمدن و ثقافت کا ایک اسلوب بھی ہے۔ اس سے خاص طرح کا ذہنی ڈھانچہ تیار ہوتا ہے۔ خیالات و افکار اور تاویل و تعبیر کے زاویے بدلتے ہیں۔ یہی لوگ عموماً مذہب سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ فرائض میں تساہل برتتے ہیں اور اخلاق و عادات میں ایک طرح کے غرور و پندار کو سولینے کی خوبیدا کر لیتے ہیں۔ اس صورت حال کی اصلاح کیلئے کچھ مفکرین اٹھے ان حضرات نے فلسفہ اور دین دونوں میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کی کوششوں سے تعبیر و استدلال کے نئے نئے پیمانے فکر و نظر کے سامنے آئے اور دین میں سوجھ بوجھ اور سوچ کی اہمیت بڑھی اور خصوصیت سے صفات الہی کے بارے میں تشریح و بیان نے ایسا معقول اسلوب اختیار کیا جس سے بڑی حد تک اللہ تعالیٰ کے بارے میں بشریت کے لوازم کی نفی ہو جاتی ہے۔ اور یہ اعتراض دور ہو جاتا ہے کہ اسلام نے خدا کو بشر اکبر کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ ابن سینا بھی انہی علماء میں شامل ہیں (۴)۔

بالیس پہلا فلسفی ہے جو ابن سینا سے متاثر ہوا۔ یوں ابن سینا سے جس سلسلہ افکار کو تحریک ہوئی اس سے مسیحی فلسفے نے مثبت اور منفی دونوں قسم کے اثرات قبول کیے۔ طامس اکوآئنی (ST. thomas Aquini) نے جو ابن سینا کے بجائے الغزالی سے بہت زیادہ متاثر ہے، اس کے فلسفے پر تنقید کی ہے۔ بایں ہمہ ابن رشد کے ظہور اور نشاۃ ثانیہ کے باوجود، جب مغربی ذہن نے پھر سے کروٹ لی، ابن سینا کے اثرات جدید فلسفے میں برابر سرایت کرتے رہے۔ اس کے اقتدار کا پہلا دور تو وہ ہے جب اس کی تصنیفات کا ترجمہ

مورباتما اور لوگ باکمال اشتیاق اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دوسرا وہ جب یورپ نے  
 ارسطاطالیسی فلسفے کی تحقیق و تدقیق کا حکم دیا (۱۲۷۱ء) تیسرا دور طامس ولی کی اس پر تنقید  
 و اعتراض سے شروع ہوتا ہے۔ گوا بن سینا کی فلسفیانہ عظمت کا اسے ہمیشہ اعتراف رہا۔

ایوک ریمنڈ (Evak Raymnd) نے سرزمین ہسپانیہ میں مترجمین کا ادارہ اس  
 غرض سے قائم کیا تھا کہ مسیحی دنیا کو عرب مصنفین سے روشناس کیا جائے۔ یہ ترجمے عربی  
 سے قسطیلی (Costilion) زبان میں اور پھر قسطیلی سے لاطینی میں منتقل کئے۔ آگے چل کر  
 مائیکل اسکاٹ نے بھی ابن سینا کی متعدد کتابوں کا ترجمہ کیا۔ چنانچہ بارہویں صدی کے  
 اواخر سے ابن سینا کے افکار بلا قید و شرط جس طرح قبول ہو رہے تھے تیرہویں صدی میں ان کا  
 اثر معراج کمال کو پہنچ گیا۔ اس زمانے کی اکثر علمی تصنیفات ابن سینا پر مبنی ہیں۔ حتیٰ کہ  
 راجہ بیکن بھی اکثر مباحث میں اس کے خوش چین ہے۔ پھر جن مفکرین نے ان پر اعتراض  
 کیے ہیں وہ بھی کئی ایک باتوں میں اس کے متبع، نیز اس کے کمال علم اور کمال فکر کے  
 قدر دان ہیں۔ (۵)

ابن سینا کے نظریات (۶)

نظریہ خدا: ابن سینا کے نزدیک خدا کی ذات منفرد و یکتا ہے۔ وہ واجب الوجود ہے اور  
 مطلق طور پر سادہ ہے۔ باقی تمام چیزیں ممکن الوجود ہیں اور مادے سے مرکب ہیں۔ ابن  
 سینا کا خیال تھا کہ خدا ایک مکمل وحدت ہے حتیٰ کہ اس کی ذات میں صفات کی بھی کثرت  
 نہیں۔ ابن سینا کا خدا ارسطو کے خدا کی مانند الگ تھلگ اور غیر متعلق نہیں جو کائنات کا  
 خالق ہے نہ پروردگار بلکہ ہر یہ شے کا خالق، مالک اور پروردگار ہے۔ وہ اپنے آپ کو جانتا ہے  
 اس معصوم کے حوالے سے وہ ان تمام موجودات کا علم رکھتا ہے جن کا اس سے صدور  
 ہوتا ہے۔ ابن سینا راجائیت پسند ہے۔ اس کا خیال تھا کہ اگرچہ دنیا میں بہت سا اضافی شر  
 موجود ہے۔ اس کی مقدار خیر سے بہر حال بہت کم ہے۔

نظریہ علم: ابن سینا کے نظریہ علم میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس نے بیرونی  
 اور اندرونی ذریعہ ہائے علم میں فرق کیا ہے۔ بیرونی علم معروف حواس خمسہ کی وساطت سے  
 حاصل ہوتا ہے جبکہ اندرونی علم کیلئے بھی اس کے نزدیک پانچ وسائل ہیں جو درج ذیل ہیں۔

- (۱) قوتِ مدرک: یہ بیرونی حواس کا مقام ارتکاز ہے۔ اس کا وظیفہ یہ ہے کہ مختلف ذریعوں سے حاصل کردہ اطلاعات کو یکجا کرے۔
- (۲) قوتِ متخیلہ: یہ اشیائے مدرکہ کے تصورات کو محفوظ کرتی ہے۔
- (۳) قوتِ مفکرہ: یہ تصورات پر ترکیب و تحلیل کا عمل کرتی ہے۔
- (۴) قوتِ اقلیہ: یہ اشیائے مدرکہ کی قدر و قیمت اور ان کے فوائد و نقصانات کا تعین کر کے تصدیقات وضع کرتی ہے۔
- (۵) قوتِ حافظہ: یہ تصدیقات کو ذہن میں محفوظ رکھتی ہے۔
- علم حاصل کرنے کیلئے انسان کو کوشش کرنا چاہئے۔ کوشش کرنا انسان کا کام ہے۔ نتیجہ تک پہنچنے کیلئے عقل فعال کے حوالے سے خدا کا مہربان منت ہے۔ اگر علم حاصل کرنا انسان کے بس میں ہوتا تو آنحضرت ﷺ کو اس دعا کا حکم نہ ملتا (قل رب زدنی علماً طہ: ۱۱۴) وہ لوگ جن کا عقل فعال سے پیہم رابطہ رہتا ہے۔ منج علم سے براہ راست فیض پاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کا مقام اس لحاظ سے بلند ترین ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں ارشادِ باری ہے:

وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى (نجم: ۳)

### نظریہ نبوت

نبی ایک معلمِ اخلاق اور روحانی رہنما ہوتا ہے جس کا وظیفہ یہ ہے کہ ارد گرد پائی جانے والی برائیوں کی نشاندہی کرے اور لوگوں کو نیکی کی تعلیم دے۔ یوں انہیں تکمیل کے مختلف درجات تک رسائی حاصل کرنے کی تلقین کرے اور صحت مند معاشرے کی تشکیل کا باعث بنے۔ ابن سینا کے نزدیک معجزات انبیاء کی ماہ الامتیاز خصوصیت ہے۔ ابن سینا معجزات اور کرامات کا قائل ضرور تھا لیکن انیس وہ خلاف فطرت واقعات تصور نہیں کرتا تھا۔

### نظریہ نفسیات

ابن سینا ذہن و جسم کی ثنویت کا قائل تھا یعنی کہ یہ دونوں جداگانہ جوہر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاہم وہ ان کے باہمی ربط کو بھی تسلیم کرتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جسم کی طرح ذہن و روح بھی ایک جوہر ہے جسے مادی حوالوں اور رشتوں کے بغیر ایک خود کلمتی حیثیت

سمجھا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں اس کا موقف فرانسیسی مفکر ڈیکارٹ (۱۵۹۸ء تا ۱۶۵۰ء) سے خاصی مماثلت رکھتا ہے۔ ابن سینا نے روح یا ذہن کے آزاد جوہر ہونے سے اس کی بقائے دوام کا نظریہ بھی ماخوذ کیا۔ اگر روح جسم پر منحصر ہوتی جیسا کہ مادیین کا نقطہ نظر ہے تو یہ جسم کے مصطلح ہونے کے ساتھ ساتھ ختم ہو جاتی لیکن ایسا نہیں ہے۔ جسم کے مرجانے کے باوجود روح زندہ و پائندہ رہتی ہے۔ ان کے نزدیک روح ناقابلِ فنا بھی ہے۔ ابن سینا کے نزدیک تناسخ کا نظریہ باطل ہے۔ ان کا خیال یہ بھی ہے کہ قوت ارادی سے بھی جسم متاثر ہوتا ہے۔ ایک مریض بعض دفعہ محض قوت ارادی کی بدولت صحتیاب ہو جاتا ہے اور اگر صحتمند شخص میں وہم پیدا ہو جائے کہ وہ بیمار ہے تو وہ سچ مچ بیمار ہو جاتا ہے۔ ابن سینا نظر بد، اور جادو وغیرہ کا بھی قائل تھا۔

### عارفانہ رجحانات

ابن سینا کو اسلام سے گہری دلچسپی اور محبت تھی۔ بزعم خویش وہ ایک پکا اور سچا مسلمان تھا۔ وہ معرفت کا قائل تھا۔ اس کے نزدیک معرفت کے کئی مدارج ہیں۔ ابتدائی درجہ یہ ہے کہ ایک شخص اللہ کو اس کی صفات کے حوالے سے پہچانے لیکن اس نوعیت کی پہچان میں ضرورت مندی اور خود غرضی کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ جب ہم اللہ کو رحیم و کریم، عادل و غمیرہ کے ناموں سے پکارتے ہیں تو فی الحقیقت ہم اس سے دعا کر رہے ہوتے ہیں کہ اے اللہ! تو ہم پر رحم و کرم کر اور ہمارے ساتھ انصاف کر وغیرہ وغیرہ۔ معرفت کا بلند تر درجہ یہ ہے کہ انسان خدا کی ذات کا عرفات حاصل کرے۔ یہی حق الیقین کی منزل ہے۔ (۷)

### تصنیفات

ابن سینا نہایت ذکی اور بلند پایہ مصنفین میں تھا۔ اس نے کثرت مشاغل اور خانگی نزاعات کی پریشانیوں کے باوجود کثیر تعداد میں کتابیں لکھیں۔ جو اس کی عظمت کو قائم رکھنے کیلئے کافی ہے اور جن کی وجہ سے اس کا اکابر حکمائے مشرق میں شمار ہوتا ہے۔ اس نے سو سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں۔ اس کی اہم تالیفات آج تک محفوظ ہیں اور اکثر اس کی ضخیم کتابوں جیسے قانون اور شفا کا لاطینی زبان میں ترجمہ ہوا ہے اور کئی مرتبہ طبع ہوئیں۔

## (۱) کتاب الشفاء

مختلف علوم کا مخزن اور دائرۃ المعارف ہے۔ اس کی اٹھارہ جلدیں ہیں۔ اس کا ایک کامل نسخہ جامع اکسفورڈ میں ملتا ہے۔

## (۲) نجدہ

شفا کا خلاصہ ہے۔ جس کو ابن سینا نے اپنے بعض احباب کی خوشنودی کیلئے لکھا تھا۔ اصلی عربی نسخہ "قانون" کے بعد ۱۹۵۳ء میں بمقام روما طبع ہوا۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) منطق (۲) طبیعات (۳) اوراء الطبیعیات۔ یہ دونوں کتابیں کامل طور پر اور علیحدہ علیحدہ کسی مرتبہ لاطینی زبان میں طبع ہوئیں جن سے ایک مجموعہ ۱۹۳۵ء میں طبع ہوا ہے۔ اور ذیل کی فصلوں پر مشتمل ہے۔

(الف) منطق (ب) طبیعات (ج) الاسماء والعالم (د) روح (ه) حیات حیوانی (و) عقل (ز) عقل کے متعلق فارابی کا نظریہ (ح) فلسفہ اولیٰ۔

"شفاء" میں ابن سینا نے علوم کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

- |     |            |  |
|-----|------------|--|
| (۱) | اعلیٰ علوم | جن کو مادہ سے کوئی تعلق نہیں   |
| (۲) | علوم دنیا  | جو مادے کے ساتھ مخصوص ہیں  |
| (۳) | علوم وسطیٰ | وہ علوم ہیں جن کا تعلق کچھ اوراء الطبیعیات سے ہے اور کچھ مادے سے اور وہ ریاضیات ہیں۔ |

ابن سینا کی منطق کی کتاب "نافیہ" کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہوا اور ۱۶۵۸ء میں پیرس میں اس کی اشاعت ہوئی۔ ابن سینا کے اعتراف کے مطابق اس نے منطق میں اکثر فارابی کی تالیفات پر اعتماد کیا ہے۔ جو شخص ابن سینا کی کتابوں کا مطالعہ کرے اس کو اس کی تالیفات میں ایک مضبوط ربط نظر آئے گا اور شیخ کے اس میلان کو بھی دیکھے گا جس کا اس نے علوم فلسفیہ کی تنسیق و تربیت میں شدت کے ساتھ اظہار کیا ہے۔

بلاشبہ ابن سینا قرون وسطیٰ میں فلسفہ ارسطو کے اکابر اساتذہ سے ہے۔ اصول اسلام کی عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے اس سے بہت سی لغزشیں ہوئیں کیونکہ اس نے ارسطو کے فلسفے کے ان اصول میں جن کی دین حنیف کے ساتھ مطابقت ممکن نہ تھی کوئی نمایاں تفسیر

نہیں کیا اور بلاشبہ امام غزالی نے اپنی کتاب "تحفاة الفلاسفة" میں اس مقصد کی تکمیل کی۔

**القانون فی الطب:** یہ طبی معلومات پر مشتمل ایک ضخیم، جامع اور صوری و معنوی اعتبار سے مکمل تصنیف ہے۔ جس میں طب قدیم اور طب حدیث میں جملہ اسلامی معلومات کو نہایت محنت اور سلیقے سے منضبط کر دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تصنیف کی اشاعت سے جالینوس، رازی اور علی ابن عباس کی تصانیف کا استعمال متروک ہو گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ مشرق ہو یا مغرب دنیا میں چھ سو برس یعنی سترہویں صدی میلادی تک ہر کہیں طب کی تعلیم "القانون" ہی کی اس پر ہوتی رہی۔

اصلی عربی "القانون" کا ایک مصری ایڈیشن موجود ہے۔ جو چھپ چکا ہے اور پھر اصل متن کا ایک رومی ایڈیشن بھی ملتا ہے۔ جو ۱۵۹۳ء میں چھپا ہے۔ اور خوبصورت لاطینی ترجمہ بھی دستیاب ہے جو ۱۵۴۴ء میں شائع ہوا تھا۔

القانون "میں کم از کم دس لاکھ الفاظ ہیں۔ ساری کتاب پانچ کتابوں (حصوں) پر مشتمل ہے۔ کتاب اول میں عام اصول طب کا بیان ہے۔ کتاب دوم میں بترتیب اجد مفردات کا ذکر ہے۔ کتاب سوم میں امراض اعضاء خاصہ کا بیان ہے۔ کتاب چہارم میں امراض عامہ پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ کتاب پنجم میں ادویہ مرکبہ کا بیان ہے۔

مختصراً "القانون" کی قاموسانہ شان قابل تعریف ترتیب و تبویب فلسفیانہ انداز بیان اور جدت مضامین کے علاوہ دیگر شعبہ ہائے علوم و فنون کے میدانوں میں اس کے مؤلف کی زبردست شہرت کے ساتھ مل کر دنیائے اسلام کے طبی لٹریچر میں اس کو ایک خاص مرتبہ پر پہنچا رہی ہے۔

اسی کتاب کی تعریف کرتے ہوئے مولانا حنیف ندوی نے لکھا ہے: "القانون" طب پر پہلی مستند اور جامع دستاویز ہے۔ نہ صرف اسلامی عہد زریں میں معتمد علیہ متن کی حیثیت سے رائج رہی بلکہ موجودہ مغربی تہذیب کی اسٹان تک مغرب میں برابر زیر درس رہی اور یورپ کے بڑے بڑے اساتذہ نے مادل خواستہ عیسائی معلمین سے درخواست کی کہ وہ اسلام دشمنی کے جذبہ کے باوجود اس کتاب کو اپنی درسگاہوں میں ضرور پڑھائیں۔ (۹)

## اقوال علماء

ابن سینا کی مولفین کے بارے میں ابن خلکان نے لکھا ہے کہ ابن سینا تقریباً ایک سو کتابوں کا مؤلف تھا وہ علم اور تصانیف کے حوالے سے بے مثال تھا۔ ابن ابی اصیبعہ کے مطابق ابن سینا کی شان اور فضیلت بے مثال ہے۔ (۱۰) بہت سی مؤلفات کا ذکر بھی کیا گیا ہے (۱۱) القفطی بھی ابن سینا کے متعلق بہت زیادہ عقیدت رکھتے تھے وہ ان کو ایشخ الرئیس کے لقب کے ساتھ یاد کرتے تھے۔ انہوں نے ابن سینا کی ۴۵ (پنتالیس) کتابوں کی فہرست دی ہے اور اس میں سے اکیس بڑی اور چوبیس چھوٹی کتابوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱۲)

عمر رضا کمال نے بھی ابن سینا کے متعلق تعریفی کلمات کہے ہیں اور ساتھ ساتھ چند اہم کتابوں کی فہرست بھی دی ہے۔ (۱۳)

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں بھی ابن سینا کے حالات اور تعریف دی گئی ہے۔ (۱۴) انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن میں بھی ابن سینا کی تعریف کی گئی ہے۔  
 IBN Sina (AH 370-428/980-1037) , more fully Abu ' Ali Al-Husayn Ibn, AbdAllah Ibn Sina, Known in Latin as Avicenna; Muslim philosopher and physician -

خیر الدین الزرکلی ابن سینا کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:  
 "الحسین بن عبداللہ بن سینا، ابوعلی، شرف الملک الفیلسوف الرئیس، صاحب التصانیف فی الطب (یقال کان الطب معدوماً فادجده بقراط، وكان میتا فاحیاء جالینوس، وكان متفرقاً فجمعه الرازی، وكان ناقصاً فاکمله ابن سینا) والمنطق والطبیعیات والالهیات" (۱۶)

## ابن سینا پر ایک نظر

ان کی طبیعت میں استقلال اور ثابت قدمی کا پہلو اجاگر تھا۔ یہ کسی کی بات آسانی سے قبول نہیں کرتا تھا۔ بلاشبہ نفس کی مضبوطی اس کے عجب کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ اور عجب میں برائیاں بھی ہوتی ہیں اور خوبیاں بھی، معلوم ہوتا ہے کہ ابن سینا کے اسی عجب سے اس کو بہت کچھ فائدہ ہوا کیونکہ اس سے اس کے اخلاق میں ترقی ہوئی اور مقاصد میں بلندی پیدا ہوئی۔



اس کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باطبع ذکی (ہوشیار) تھا اور تمام علوم و معارف پر عبور رکھتا تھا۔ ابن سینا اپنی ذکاوت کے لحاظ سے یکتائے زمانہ تھا۔ اس کی زندگی عجائبات کا مجموعہ اور مردانگی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ ابن سینا عنفوان شباب میں ہی تمام علوم کی تحصیل سے فارغ ہو چکا تھا۔ ابن سینا کی عقل فلسفے کیلئے تخلیق کی گئی تھی۔ اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ دوسروں کے بہ نسبت اس کے نزدیک عقلی علوم کا مطالعہ بہت آسان تھا۔ ابن سینا اپنے فلسفے اور حکمت میں بہت فیاض تھا۔ وہ جن نظریوں کو ایک بار ثابت کر دیتا ان میں پھر کسی قسم کی ترمیم نہ کرتا۔ ابن سینا کی مولفات سب کے سب اہمیت کے حامل ہیں۔

ابن سینا کے عقیدے کے متعلق بعض ایسی روایتیں منقول ہیں جو محض خرافات اور توہمات پر مشتمل ہیں۔ علامہ جرجانی اور دیگر مؤرخین کی معتبر روایتوں سے جو صحیح خبریں مروی ہیں ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شیخ الرئیس کو جب کبھی کوئی مشکل پیش آتی تو وہ وضو کر کے جامع مسجد کا رخ کرتا اور نماز پڑھ کر خدا سے اس مشکل کو آسان کرنے کیلئے دعا مانگتا۔ اس سے ابن سینا کے قومی مذہبی جذبے کا پتہ چلتا ہے۔ اس کا ایمان اس کی ذکاوت کے ظہور کا ایک قومی سبب تھا۔

جرجانی کی روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن سینا کے تمام قومی مضبوط تھے اور محبت کا جذبہ ان پر غالب تھا۔ اس پر اکثر بیماریوں کا حملہ رہا۔ بہر حال ابن سینا کی بہت بڑی خدمات ہیں جن کا اعتراف کرنا ضروری اور لازمی ہے۔ (۱۶)

ان کتابوں کی فہرست جن میں ابن سینا کے حالات زندگی مذکور ہیں۔

- ۱- عمر رضا کحالمہ: معجم المؤلفین۔ جلد ۴ ص ۲۰ تا ۲۳
- ۲- ذہبی: سیر النبلاء جلد ۱۱ ص ۱۱۸ تا ۱۱۹
- ۳- الکتبی: تراجم لاعا جم۔ جلد ۱۵۰-۲/۱۵۱
- ۴- ابن ابی اصیبعۃ: عمیون لانباء۔ ص ۴۴۰ تا ۴۴۱
- ۵- القفطی: تاریخ حکماء۔ ص ۱۳ تا ۲۶
- ۶- البیہقی: تاریخ حکماء الاسلام ۷۲ تا ۵۲
- ۷- ابن کثیر: البدایۃ والنہایۃ۔ جلد ۱۲ ص ۴۲-۴۳
- ۸- ابن حجر: لسان المیزان۔ جلد ۲ ص ۲۹۱-۲۹۳

- ۹- ابن الاثیر: الکامل فی التاریخ جلد ۹ ص ۱۵۷
- ۱۰- ابن العماد: شذرات الذهب - جلد ۳ ص ۲۳۳-۲۳۷
- ۱۱- ابن قطلوبغا: تاج التزاجم ص ۹۴
- ۱۲- حاجی خلیفہ: کشف الظنون - جلد ۱۲ ص ۳۶، ۵۱، ۶۳، ۹۴، ۱۸۳
- ۱۳- ابن خلکان: فضیات الاعیان - جلد ۱ ص ۱۹ تا ۴۲۴
- ۱۴- لیدورجی براؤن: طب العرب (مترجم نیرواسطی) ص ۹۴
- ۱۵- حجة الحق بوعلی سینا (فارسی) مؤلف سید صادق حسین
- ۱۶- اردو دائرہ معارف اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی لاہور) جلد ۱ ص ۵۶۰-۵۷۶
- ۱۷- محمد شریف: مسلمانوں کے افکار (لاہور)
- ۱۸- محمد لطفی جمعہ: تاریخ فلاسفہ الاسلام (اردو ترجمہ میرولی) (نفتیس اکیڈمی، کراچی)
- ۱۹- محمد طفیل حاشمی: مسلمانوں کے سائنسی کارنامے (اسلام آباد)
- ۲۰- ڈاکٹر عبدالحق: مسلم فلاسفہ (عزیز پبلیشرز، لاہور)
- ۲۱- حمید عسکری: نامور مسلمان سائنسدان (لاہور)
- ۲۲- The Encyclopedia of Islam, v-5/p 941-947
- ۲۳- The Encyclopedia of Religion, v-6/p 568-570
- ۲۴- خیر الدین لزرکلی الاعلام ج: ۲ ص: ۲۶۱-۲۶۲